ایک نہایت اہم تحریر (۱)

بہت یکسوئی سے پڑھیں۔

مولانا سعد صاحب سے علمائے حق اختلاف کی نوعیت :

یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیے کہ علمائے حق اور دارالعلوم دیوبند کو مولانا سعد صاحب سے اختلاف کی وجہ صرف حضرت موسی الصلاۃ وسلام کے واقعے کے بیان کرنے میں توہین انبیاء کا پہلو نہیں۔ یہ تو ایک جزوی چیز ہے۔ بلکہ مولانا سعد صاحب سے اختلاف بنیادی اور اصولی نوعیت کا ہے۔

- **اختلاف کی نوعیت کیا ہے؟**

دراصل دارالعلوم کو مولانا کی باتوں سے " مترشح ہونے والے فکری انحراف " سے اختلاف اور بے اطمینانی ہے، یہ فکری انحراف ابھی درجہ تحقق میں یا مولانا سعد کی عبارت النص سے اگر چہ متقح نہیں ہوا ہے، لیکن علماء کو آئندہ اس کا شدید خطرہ ہے جس کا اظہار دارالعلوم نے اپنے فتوے میں کر دیا ہے۔

یہی فکری انحراف مولانا سعد صاحب کی زبان وبیان سے صادر ہونے والی غلطیوں کا سرچشمہ ہے۔ اور جب تک فکری غلطی کی اصلاح (تربیت) ہو کر مولانا سعد کی فکر اہل سنت والجماعت والے اعتدال پر نہ آجائے جب تک تعبیر کی غلطیاں اور رجوع پر رجوع اور ٹھوکر پر ٹھوکر لگتی رہے گی۔

- **اس فکری انحراف کو کیسے پہچانیں؟**

اس ' فکری انحراف' کا ادراک آپ کو اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ماضی کی ان شخصیات کی غلطیوں کی نوعیت سامنے نہ ہو جو اپنے 'انحراف فکر' کی وجہ سے علماء حق کے فتوؤں کی گرفت میں آئیں۔ اور علمائے حق نے ان کا تعاقب اور تردید کر کے امت کو اور اللہ کے دین کو ان سے پھیلنے والی گمراہیوں سے بچایا۔

- **مولانا مودودی صاحب کی شخصیت**

مثلاً علماء حق کے نزدیک ایک زمانے تک مؤقر و معتمد رہ چکی ایک شخصیت مولانا مودودی صاحب ہیں جن کے اشہب قلم کی روانی اور فکروں کی گہرائی اور گیرائی اور مقاصد شریعت پر آپ کی وسعت نظر کے علمائے حق ایک زمانے تک قائل اور معترف رہے ہیں۔ اور ان کی ابتدائی تصنیفیں "پردہ" وغیرہ بھی اس کی شاہد ہیں۔

مگر جب ان کے قلم سے ان کی تحریروں میں دین کی ایسی تشریح و تبیین یکے بعد دیگرے سامنے آنے لگیں جو متوارث و منقول تشریحات سے ہٹی ہوئی تھیں تو علماء کے کان کھڑے ہو گئے، اور ان غلطیوں کا تجزیہ کر کے مودودی صاحب کی فکری غلطیوں کو الم نشرح کر دیا۔

اسی طرح اس وقت مولانا سعد کے بیانات میں بھری ہوئی ایک دو نہیں سیکڑوں غلطیوں کا تجزیہ کر کے امت کے سامنے اجاگر کرنا ضروری ہے۔

علمائے دیوبند نے قبل از صدور فتویٰ جولائی سے لے کر دسمبر تک کے مولانا سعد صاحب کے بیانات پورے پورے سن کر دنگ رہ گئے کہ موصوف نے ایک دو نہیں 240 (دو سو چالیس) غلطیاں کی ہیں۔

●مولانا مودودی صاحب کی غلطی کی نوعیت کیا تھی؟

مودودی صاحب نے علمائے اہلسنت کی روش سے ہٹ کر بے پناہ غلطیاں کی ہیں، مگر ان کی غلطیوں کا سرچشمہ ان کی فکروں کا بگاڑ (انحراف) تھا، وہ سرچشمہ یہ تھا کہ مودودی صاحب یہ سمجھ بیٹھے کہ دین میں اصل "خلافت" اور "حکومت الہیہ کا قیام" ہے۔ حالانکہ حکومت الہیہ اور اسلامی حکومت کا قیام یقینا اک محمود و مرغوب مطلوب ہے، اور اقامت دین کا ایک مضبوط ہتھیار۔ مگر اس درجے کا مطلوب بھی نہیں کہ سارے دین کے لیے "مقاصد" و "مقصود بالذات" کا درجہ رکھتا ہو.

بس یہی فکری غلطی ہے مولانا مودودی صاحب کی کہ انہوں نے ایک غیر مقصود بالذات مطلوب کو شریعت کے مقاصدِ اصلیہ کا درجہ دیدیا۔

اسی فکری گمراہی پر وہ سارے غلط نتائج اوران کے گمراہ نظریات متفرع ہوئے۔ کہ انہوں نے اللہ کے وہ سارے اوامر و عبادات جو مقصود بالذات (عبادات مقصودہ) تھے نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ وغیرہ ان سب کو اس مقصد کے (خلافت الٰہیہ) کے حاصل کرنے کا ایک وسیلہ اور ذریعہ قرار دیدیا۔

" گویا غیر مقاصد (حکومت الہیہ) کو مقاصد کا درجہ دیدیا۔"

حالانکہ قرآن کریم کے مطابق حکومت وخلافت، یہ مقصود نہیں، موعود ھے، اور مقصود اللہ کے اوامر کی تعمیل (ایمان و عمل صالح) ہے۔

وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم

یہ سرچشمہ اور فکر کی زبردست گمراہی اور کجی تھی جو مولانا کی گمراہیوں کا ماخذ و مصدر تھی، ظاہر بات ہے کہ سرچشمے ہی میں گند پیدا ہو جائے تو اس سے صاف پانی کیسے نکل سکتا ہے؟

مولانا مودودی کے نظریات ان کی تحریروں کے آئینے میں اور مولانا سعد صاحب کے نظریات ان کے بیانات کے عکس میں آئندہ ملاحظہ فرمائیں انشاءاللہ۔۔۔۔۔۔!

مفتی مسعود قاسمی دھولیہ